

# قرآن و سنت کی روشنی میں رمضان المبارک کی خصوصیات و معنوی اثرات

<"xml encoding="UTF-8?>

ہجری قمری سال کا نواں مہینہ رمضان المبارک ہے جس میں طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک چند امور سے قربت خدا کی نیت سے پریز کیا جاتا ہے۔ مثلاً کھانا پینا اور بعض دوسرے مباح کام ترک کر دیئے جاتے ہیں۔ شرعی زبان میں اس ترک کا نام "روزہ" ہے جو اسلام کی ایک اہم ترین عبادت ہے۔ روزہ فقط اسلام میں ہی واجب نہیں بلکہ تمام ملل و مذاہب میں کسی نہ کسی شکل میں روزہ رکھنا جاتا ہے اور تمام الہی ادیان اس کی افادیت کے قائل ہیں۔ البته ماہ مبارک رمضان میں روزہ رکھنا اسلام سے ہی مختص ہے۔ اسی لئے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ماہ مبارک رمضان کو اپنی ایک دعا میں جو صحیفہ سجادیہ میں موجود ہے "شهرالاسلام" یعنی اسلام کا مہینہ قرار دیا ہے۔

## ماہ مبارک رمضان کی وجہ تسمیہ:

ماہ مبارک رمضان کو "رمضان" کے نام سے کیوں یاد کیا جاتا ہے؟ اس سلسلے میں چند اقوال ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر قول اپنی جگہ ایک دلیل رکھتا ہے لیکن ہم یہاں ان اقوال میں جو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے اسی کے ذکر پر اکتفا کریں گے:

۱. رمضان "رمض" سے ماخوذ ہے جس کے معنی "دھوپ کی شدت سے پتھر، ریت وغیرہ کے گرم ہونے" کے ہیں۔ اسی لئے جلتی ہوئی زمین کو "رمضا" کہا جاتا ہے اور جب پہلی دفعہ روزہ واجب ہوئے تو ماہ مبارک رمضان سخت گرمیوں کے ایام میں پڑا تھا۔ جب روزوں کی وجہ سے گرمیوں کا احساس بڑھا تو اس مہینے کا نام رمضان پڑ گیا۔ یہ کہ یہ مہینہ گناہوں کو اس طرح جلاتا ہے جس طرح سورج کی تمازت زمین کی رطوبتوں کو جلا دیتی ہے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:  
"انما سُمِيَّ رَمَضَانُ لَأَنَّ رَمَضَانَ يَرْمِضُ الذُّنُوبَ۔"

[رمضان کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔]  
۲. یہ کہ رمضان "رمضی" سے ماخوذ ہے جس کے معنی "ایسا ابر و باراں ہے جو موسم گرما کے اخیر میں آئے اور گرمی کی تیزی کو دور کر دے۔" رمضان کا مہینہ بھی گناہوں کے جوش کو کم کرتا ہے اور برائیوں کو دھو ڈالتا ہے۔  
۳. رمضان کسی دوسرے لفظ سے نہیں لیا گیا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے۔ چونکہ اس مہینے کو خداوند عالم کے ساتھ ایک خصوصی نسبت حاصل ہے لہذا خدا کے ساتھ منسوب ہونے کی وجہ سے رمضان کہلاتا ہے۔ جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ منسوب ہے:

"لَا تَقُولُوا هَذَا رَمَضَانٌ وَلَا ذَهْبٌ رَمَضَانٌ وَلَا جَاءَ رَمَضَانٌ فَإِنَّ رَمَضَانَ اسْمُ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ عَزُّ وَجْلُ لَا يَجِئُ وَلَا يَذْهَبُ وَلَكِنْ قُولُوا شَهْرُ رَمَضَانٌ۔"

[یہ نہ کہا کرو کہ یہ رمضان ہے اور رمضان گیا اور رمضان آیا۔ اس لئے کہ رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور خداوند عالم کہیں آتا جاتا نہیں ہے لہذا کہا کرو ماہ رمضان۔]

## روزہ گذشتہ امتوں میں:

تفسیر نمونہ میں مفسرین نے لکھا ہے: "موجودہ تورات اور انجیل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ روزہ یہود و نصاری میں بھی تھا جیسا کہ "قاموس کتاب مقدس" میں بھی ہے۔ روزہ بُر زمانے کی امتوں، گروہوں اور مذہب میں غم و اندوہ اور اچانک مصیبت کے موقع پر معمول تھا"۔<sup>۳</sup>

تورات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن تک روزہ رکھا جیسا کہ لکھا ہے: "جب میں پھاڑ پر گیا تاکہ پتھر کی تختیاں یعنی وہ عہد والی تختیاں جو خدا نے تمہارے ساتھ منسلک کر دی ہیں حاصل کروں اس وقت میں پھاڑ میں چالیس راتوں تک رہا، وہاں میں نے نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا"۔<sup>۴</sup> یہودی جب توبہ کرتے اور رضای الہی طلب کرتے تو روزہ رکھتے تھے۔ اکثر اوقات یہودی جب موقع پاتے کہ خدا کی بارگاہ میں عجز و انکساری اور تواضع کا اظہار کریں تو روزہ رکھتے تاکہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے روزہ اور توبہ کے ذریعے حضرت اقدس

"روزہ فقط اسلام میں ہی واجب نہیں بلکہ تمام ملل و مذاہب میں کسی شکل میں روزہ رکھا جاتا ہے اور تمام الہی ادیان اس کی افادیت کے قائل ہیں۔"

الہی کی رضا و خوشنودی حاصل کریں<sup>۵</sup>۔ احتمال ہے کہ "روزہ اعظم با کفارہ" سال میں مخصوص ایک دن کیلئے ہو جس کا یہودیوں میں رواج تھا البتہ وہ دوسرے موقعی روزے بھی رکھتے تھے مثلاً شلیم کی بربادی کے وقت رکھا گیا روزہ وغیرہ<sup>۶</sup>۔ جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس دن روزے رکھے۔ "اس وقت عیسیٰ قوت روح کے ساتھ بیابان میں لے جائے گئے تاکہ ابلیس انہیں آزمائے۔ پس انہوں نے چالیس شب و روز روزہ رکھا اور وہ بھوکے رہے"<sup>۷</sup>۔ انجیل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے حواری بھی روزہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ انجیل میں ہے: "انہوں نے اس سے کہا کہ کیا بات ہے کہ یہی کے شاگرد بمیشہ روزہ رکھتے ہیں اور دعا کرتے رہتے ہیں جبکہ تمہارے شاگرد بمیشہ کھاتے پیتے رہتے ہیں لیکن ایک زمانہ آئے گا جب داماد ان میں سے اٹھا لیا جائے گا اور وہ اس وقت روزہ رکھیں گے"۔<sup>۸</sup> کتاب مقدس میں بھی ہے: "اس بنا پر حواریین اور گذشتہ زمانے کے مومنین کی زندگی انکار لذات، بے شمار زحمات اور روزہ داری سے بھری پڑی تھی"۔<sup>۹</sup>

قرآن اور ماہ مبارک رمضان: قرآن مجید کی آیات میں ماہ مبارک رمضان اور فریضہ روزہ کی بہت سی خصوصیات بیان ہوئی ہیں جن میں سے چند ایک یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

### ۱. روزے کی تشریع:

قرآن مجید روزے کی تشریع اور وجوب کے بارے میں ایک آیت میں صراحةً سے فرماتا ہے: "یا ایها الذين آمنوا کتب عليکم الصیام كما کتب على الذين من قبلکم لعلکم تتقوون" [۱۷] ایمان والو، تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی

## ۲. روزے کے چند اہم مسئلے:

"ایامًاً معدودات فمن کان منکم مريضا او علی سفر فعدة من ایام اخر و علی الذین یطیقونه فدية طعام مسکین فمن تطوع خيرا فهو له و ان تصوموا خير لكم ان کنتم تعلمون"

[گنتی کے چند دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کر لے، اور اسکی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت حاصل کرے وہ اس کیلئے بہترین ہے، تمہارے حق میں بہترین کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم یہ جان سکو"۔[۱۲]

اس آیت سے روزے کے جو چند احکام اخذ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

الف: معین اور مخصوص ایام میں روزے کا واجب ہونا،  
ب: معذور افراد کیلئے روزے کی قضا،

## ۳. ماہ مبارک رمضان کی خصوصیات:

قرآن کی سورہ بقرہ کی آیت 185 میں اس ماہ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے خداوند عالم فرماتا ہے:

"شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن هدى للناس و بینت من الهدى و الفرقان فمن شهد منکم الشہر فليصمہ و من کان مريضا او علی سفر فعدة ایام اخر یرید الله بکم الیسر و لا یريدکم العسر و لتکملوا العدة و لتکبروا الله علی ما هدأکم و لعلکم تشکرون"

[ماہ مبارک رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کیلئے ہدایت ہے اور جس میں ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں موجود ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے تو وہ روزہ رکھے، ہاں جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔ تم روزوں کی تکمیل کرو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بزرگی بیان کرو، شاید تم شکرگزار ہو جاؤ۔]

اس آیت کریمہ میں ماہ مبارک رمضان میں روزوں کے وجوب کی وجوہات بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اسی بنا پر اسے دوسرے مہینوں پر برتری حاصل ہے۔ سب سے پہلی خاصیت یہ ہے کہ قرآن، جو ہدایت اور انسانی رببری کی کتاب ہے اور جس نے اپنے قوانین اور احکام کی صحیح روش کو غیرصحیح راستے سے جدا کر دیا ہے اور جو انسانی سعادت کا دستور لے کر آئی ہے، اسی مہینے میں نازل ہوا ہے۔ روایات میں ہے کہ تمام عظیم آسمانی کتابیں جیسے تورات، انجیل، زبور، صحیفے اور قرآن مجید اسی ماہ میں نازل ہوئی ہیں۔

## روایات معصومین علیہم السلام اور ماہ مبارک رمضان:

## ۱۔ روزہ کی اہمیت:

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:  
"بنی الاسلام علی خمس دعائیں علی الصلوٰۃ و الزکوٰۃ و الصوم و الحج

"اس آیت سے روزہ کے جو چند احکام اخذ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: الف: معین اور مخصوص ایام میں روزہ کا واجب ہونا، ب: معدوز افراد کیلئے روزہ کی قضا،"

و ولایہ" ۱۳۔  
[اسلام پانچ بنیادوں پر قائم ہے: نماز، زکات، روزہ، حج اور ولایت]۔

## ۲۔ روزہ داروں کی فضیلت:

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:  
"نوم الصائم عبادة و صمته تسبیح و عمله متقبل و دعاءه مستجاب عند الافطار دعوة لا ترد" ۱۷۔ [روزہ دار کی نیند عبادت اور اسکی خاموش تسبیح اور اسکا عمل قبول شدہ ہے، اسکی دعا مستجاب ہو گی اور افطار کے وقت اسکی دعا رد نہیں کی جائے گی]۔

## ۳۔ روزہ کی حکمت:

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:  
"فرض الله الصيام تثبيتاً للاخلاص" ۱۵  
[خداوند متعال نے روزہ کو اس لئے واجب کیا ہے تاکہ لوگوں کے اخلاص کو محکم کرے]۔

## ۴۔ روزہ بدن کی زکات:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:  
"لكل شيء زكوة و زكوة الابدان الصيام" ۱۶  
[ہر چیز کی زکات ہے اور انسانوں کے بدن کی زکات روزہ ہے]۔

## ۵۔ روزہ عبادت خالص:

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:  
"الصوم عبادة بين العبد و خالقه لا يطاع عليها غيره و كذلك لا يجاري عنها غيره" ۱۷  
[روزہ خدا اور انسان کے درمیان ایک ایسی عبادت ہے جس سے خدا کے سوا کوئی آگاہ نہیں ہوتا لہذا خدا کے علاوہ کوئی اور اس کا اجر ادا نہیں کر سکتا]۔

## ٦. روزہ آتش جہنم کی ڈھال:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"الا اخبرک بابوای الخیر؟ الصوم جنة من النار" ۱۸

[کیا میں تمہیں نیکی کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ اسکے بعد فرمایا: روزہ آتش جہنم کی ڈھال ہے۔]

## ٧. روزہ محبوب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"ان من الدنيا احباب ثلاثة اشياء الصوم في الصيف و الضرب بالسيف و اكرام الضيف" ۱۹

[میں دنیا میں سے تین چیزوں سے محبت کرتا ہوں، موسم گرما کا روزہ، راہ خدا میں تلوار چلانا اور مهمان کا احترام کرنا۔]

## ٨. زندگی کی مشکلات میں روزے سے مدد حاصل کرنا:

"و استعينوا في الصبر و الصلوة" کے ذیل میں امام معصوم علیہ السلام فرماتے ہیں: "الصبر الصوم اذا نزلت بالرجل الشدة او النازلة فليصم" ۲۰

[ایہ شریفہ کے ذیل میں امام معصوم علیہ السلام سے منقول ہے: صبر سے مراد روزہ ہے، جب بھی زندگی میں تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو روزہ رکھو اور اس سے مدد طلب کرو۔]

## ٩. برترین روزہ:

حضرت امام علی ابن ابیطالب علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صوم القلب خير من صيام اللسان و صوم اللسان خير من صيام البطن" ۲۱

[دل کا روزہ زبان کے روزے سے بہتر اور زبان کا روزہ پیٹ کے روزے سے برتر ہے۔]

## ١٠. حقیقی روزہ:

مولائی متقيان حضرت امام علی ابن ابیطالب علیہ السلام فرماتے ہیں:

"الصيام اجتناب المحارم كما يمتنع الرجل من الطعام والشراب" ۲۲

[روزہ محرومات الہی سے پرہیز کا نام ہے جیسا کہ انسان کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔]

## ١١. بے ارزش روزہ:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"لا صيام لمن عصى الامام و لا صيام لعبد ايق حتى يرجع و لا صيام لامرأة ناشزة حتى تتوب و لا صيام لولد عاق

حتى يبر" ۲۳

[چند لوگوں کا روزہ صحیح نہیں: جو شخص امام معصوم علیہ السلام کی نافرمانی کرے، وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ جائے، وہ عورت جو اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے، وہ فرزند جو والدین کا عاق ہو مگر یہ کہ غام واپس آجائے اور عورت توبہ کر لے اور فرزند نیک بن جائے۔]

#### ۱۲. برترین اجر و ثواب:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:

"الصوم لی و انا اجزی بہ" ۲۴

[روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کا اجر و ثواب دون گا۔]

#### ۱۳. شیطان کے چہرے کا سیاہ ہونا:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"الصوم یسود وجه الشیطان" ۲۵

[روزہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے۔]

#### ۱۴. روزہ اور تندرستی:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اغزوا تغنموا و صوموا تصحوا سافروا تستغنووا" ۲۶

[جنگ و جہاد کرو اور غنیمت حاصل کرو، روزہ رکھو تاکہ سلامت رہو اور سفر کرو تاکہ بے نیاز اور غنی ہو جاو۔]

#### ۱۵. روزہ اور مغفرت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"یا جابر هذا شهر رمضان من صام نهاره و

"سب سے پہلی خاصیت یہ ہے کہ قرآن، جو ہدایت اور انسانی ریبڑی کی کتاب ہے اور جس نے اپنے قوانین اور احکام کی صحیح روشن کو غیرصحیح راستے سے جدا کر دیا ہے اور جو انسانی سعادت کا دستور لے کر آئی ہے، اسی مہینے میں نازل ہوا ہے۔"

قام وردا من ليلة و عف بطنه و فرجه و كف لسانه خرج من ذنبه كخروجه من الشهر فقال جابر يا رسول الله ما احسن هذا الحديث فقال رسول الله يا جابر و ما اشد هذا الشروط" ۲۷

اے جابر، یہ ماہ رمضان کا مہینہ ہے، جس نے اس ماہ میں روزہ رکھا، رات دعا اور عبادت میں گزاری، پیٹ اور شرم گاہ کی عفت کا خیال رکھا اور زبان کو قابو میں رکھا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل گیا جیسے ماہ رمضان سے نکل گیا۔ جابر نے عرض کی یا رسول اللہ یہ حدیث کس قدر اچھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اے جابر ان شروط پر عمل کرنا اور انکی رعایت کرنا بھی کس قدر مشکل ہے۔

## ۱۶۔ فقراء کے ساتھ ہمدردی:

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:  
”انما فرض الله عزوجل لیستوی الغنى و الفقیر..... و ان يذيق الغنى مس الجوع و الالم ليرق على الضعيف و  
يرحم الجائع“<sup>۲۸</sup>

[خدا نے مسلمانوں پر روزہ واجب کیا ہے تاکہ فقیر اور غنی برابر ہو جائیں ..... اور خدا نے روزہ کے ذریعے اغنا کو بھوک و پیاس کی سختی اور درد کا ذائقہ چکھانے کا ارادہ کیا ہے تاکہ وہ ضعفاء اور بھوکے پیاسے لوگوں پر رحم کریں]۔

## ۷۔ روزہ اور شہوات نفسانی کا خاتمه:

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:  
”قال رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ..... فالصوم يمیت مراد النفس و شهوة الطبع فيه صفاء القلب و طهارة الجوارح و عمارة الظاهر و الباطن و الشکر على النعم و الاحسان الى فقراء و زيادة التضرع و الخشوع و البكاء و حبل الالتجاء الى الله و سبب انكسار الشهوة و تخفيف الحساب و تضعيف الحسنات و فيه من الفوائد ما لا يحصى“<sup>۲۹</sup>

[رسول اللہ صلی اللہ علی و آلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ خواہشات نفسانی اور طبیعت کی شہوت کو کمزور کرتا ہے، قلب کی پاکیزگی، بدن کے اعضاء کی صفائی کا باعث بنتا ہے اور انسان کے ظاہر و باطن کو آباد کرتا ہے۔ نیز نعمت کے شکر، فقرا پر احسان، اور پروردگار کی بارگاہ میں تضرع اور خشوع اور گریہ و زاری کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح خدا کی محکم رسی سے تمسک اور شہوت کے ختم ہونے اور حساب کتاب میں تخفیف اور نیکی کے دو برابر ہونے کے علاوہ بے شمار حسنات و فوائد کا موجب بنتا ہے۔]

## ۸۔ ماہ مبارک رمضان کا بہترین عمل:

جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ماہ مبارک رمضان کی فضیلت میں ایک خطبہ بیان فرما رہے تھے تو حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: ماہ مبارک رمضان میں بہترین عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جواب دیا:

”یا اباالحسن افضل الاعمال في هذا الشهر الورع عن محارم الله“<sup>۳۰</sup>

[اے ابوالحسن، اس ماہ مبارک میں بہترین عمل محرومات الہی کی نسبت ورع اور تقوی اختیار کرنا ہے۔]

## ماہ مبارک رمضان اور صحیفہ سجادیہ:

امام زین العابدین علیہ السلام ”دعائے استقبال ماہ رمضان“ میں اس ماہ مبارک کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”تمام تعريف اس اللہ کیلئے ہے جس نے اپنے لطف اور احسان کے راستوں میں سے ایک راستہ اپنے مہینے یعنی رمضان کے مبارک مہینے، صیام کے مہینے، اسلام کے مہینے، پاکیزگی کے مہینے، تصفیہ و تطہیر کے مہینے،

عبدت و قیام کے مہینے کو قرار دیا ہے۔ وہ مہینہ جس میں قرآن نازل ہوا، جو لوگوں کیلئے رینما اور ہدایت ہے، ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کی روشن صداقتیں رکھتا ہے چنانچہ تمام مہینوں پر اس کی فضیلت اور برتری کو آشکارا کیا۔ ان فراوان عزتوں اور نمایاں فضیلتوں کی وجہ سے جو اس کیلئے قرار دین اور اسکی عظمت کے اظہار کیلئے جو چیزوں دوسرے مہینوں میں جائز کی تھیں اس میں حرام کر دین اور اس کیلئے احترام کے پیش نظر کھانے پینے کی چیزوں سے منع کر دیا اور ایک واضح زمانہ اس کیلئے معین کر دیا۔ خدائے بزرگ و برتر یہ اجازت نہیں دیتا کہ اسے اس سے موخر کر دیا جائے۔ پھر یہ کہ اس کی راتوں میں سے ایک رات کو بزار مہینوں کی راتوں پر فضیلت دی اور اسکا نام "شب قدر" رکھ دیا۔ اس رات میں فرشتے اور روح القدس ہر اس امر کے ساتھ جو اسکا قطعی فیصلہ ہوتا ہے اسکے بندوں میں سے جس پر وہ چابتا ہے نازل ہوتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی کی رات ہے جسکی برکت طلوع فجر تک دائم و برقرار ہے۔ اہ اللہ، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور انکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں ہدایت فرما کہ ہم اس مہینے کے فضل و شرف کو پہچانیں۔

اسکی عزت

"روزہ خدا اور انسان کے درمیان ایک ایسی عبادت ہے جس سے خدا کے سوا کوئی آگاہ نہیں ہوتا لہذا خدا کے علاوہ کوئی اور اس کا اجر ادا نہیں کر سکتا"

و حرمت کو بلند جانیں اور اس کے روزے رکھنے میں ہمارے اعضاء کو نافرمانیوں سے روکنے اور ان کاموں میں مصروف رکھنے جو تیری خوشنودی کا باعث ہیں ہماری اعانت فرما تاکہ ہم بیہودہ باتوں کی طرف کان نہ لگائیں، ممنوع چیزوں کی طرف پیش قدمی نہ کریں، تیری حلال کی ہوئی چیزوں کے علاوہ کسی چیز کو ہمارے پیٹ قبول نہ کریں، تیری بیان کی ہوئی باتوں کے سوا ہماری زبانیں گویا نہ ہوں۔ صرف ان چیزوں کے بجا لانے کا بار اٹھائیں جو تیرے ثواب سے قریب کریں اور صرف ان کاموں کو انجام دیں جو تیرے عذاب سے بچائیں" ۳۱۔

## روزے کے معنوی اثرات:

### ۱. تربیتی اور اجتماعی اثرات:

وجود انسانی میں روزے کے جو اثرات پیدا ہوتے ہیں ان میں سب سے اہم اس کا اخلاقی پہلو اور تربیتی فلسفہ ہے۔ روح انسانی کو لطیف تر بنانا، انسان کے ارادے کو قوی کرنا اور انسانی مزاج میں اعتدال پیدا کرنا روزے کے اہم فوائد میں سے ہے۔ روزے دار کیلئے ضروری ہے کہ حالت روزہ میں آب و غذا کی دستیابی کے باوجود اسکے قریب نہ جائے اور اسی طرح جنسی لذات سے چشم پوشی کرے اور عملی طور پر ثابت کرے کہ وہ جانوروں کی طرح کسی چراگاہ اور گھاٹ پھوس کی قید میں نہیں ہے، سرکش نفس کی لگام اسکے قبضے میں ہے اور ہوا و بوس اور شہوات و خواہشات اسکے کنٹرول میں ہیں۔

حقیقت میں روزے کا سب سے بڑا فلسفہ یہی روحانی اور معنوی اثر ہے۔ وہ انسان جس کے قبضے میں طرح طرح کی غذائیں اور مشروبات ہیں جب اسے بھوک یا پیاس لگتی ہے تو وہ انکے پیچھے جاتا ہے۔ وہ درخت جو باغ میں نہر کے کنارے اگے ہوتے ہیں نازپورده ہوتے ہیں۔ وہ حوادث کا مقابلہ بہت کم کر سکتے ہیں۔ ان میں

باقی رہنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔ اگر انہیں چند دن پانی نہ ملے تو پژمردہ ہو کر خشک ہو جائیں جبکہ وہ درخت جو پتھروں کے درمیان پھاڑوں اور بیابانوں میں اگتے ہیں انکی شاخیں شروع سے سخت طوفانوں، تمازت آفتاب اور کڑاکے کی سردی کا مقابلہ کرنے کی عادی ہوتی ہیں اور طرح طرح کی محرومیوں سے دست و گربیان رہتی ہیں۔ ایسے درخت بہیشہ مضبوط، سخت کوش اور سخت جان ہوتے ہیں۔

روزہ بھی انسان کی روح اور جان کے ساتھ یہی عمل کرتا ہے۔ روزہ وقتی پابندیوں کے ذریعے انسان میں قوت مدافعت اور قوت ارادی پیدا کرتا ہے اور اسے سخت حوادث کے مقابلے میں طاقت بخشتا ہے۔ چونکہ روزہ سرکش طبائع و جذبات پر کنٹرول کرتا ہے لہذا اسکے ذریعے انسان کے دل پر نور ضیاء کی بارش ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ روزہ انسان کو عالم حیوانات سے بلند کر کے فرشتوں کی صف میں لا کھڑا کرتا ہے۔ "لعلکم تتقون" ان تمام مطالب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مشہور حدیث ہے کہ روزہ جہنم کی آگ سے بچنے کیلئے ڈھال ہے۔ نہج البلاغہ میں عبادات کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے امیرالمؤمنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام روزہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

### "والصیام ابتلاء لخلاص الخلق"<sup>۳۲</sup>

[الله تعالیٰ نے روزے کو شریعت میں اس لئے شامل کیا کہ لوگوں میں روح اخلاص کی پرورش ہو۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"ان للجنۃ باباً یدعی الریان لا یدخل منها الا الصائمون"<sup>۳۳</sup>

[بیشت کا ایک دروازہ ہے جسکا نام ریان یعنی سیراب کرنے والا ہے۔ اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔]

## ۲. روزے کے معاشرتی اثرات:

روزہ انسانی معاشرے کیلئے ایک درس مساوات ہے کیونکہ اس مذہبی فرضی کی انجام دہی سے صاحب ثروت لوگ بھوکوں اور محروم افراد کی حالت زار کا احساس کر سکتے ہیں اور انکی مدد کرنے کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ البتہ ممکن ہے بھوکے اور محروم لوگوں کی توصیف کر کے خداوند عالم صاحب قدرت لوگوں کو انکی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو اور اگر یہ معاملہ حسی اور عینی پہلو اختیار کر جائے تو اسکا دوسرا اثر ہو۔ روزہ اس اہم اجتماعی موضوع کو حسی رنگ دیتا ہے۔ ایک مشہور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہشام بن حکم نے روزے کی علت اور سبب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

"انما فرض الله الصيام ليستوى به الغنى والفقير ذلك ان الغنى لم يكن ليجد مس الجوع فيرحم الفقير و إن الغنى كلما اراد شيئاً قدر عليه فاراد الله

" دل کا روزہ زبان کے روزے سے بہتر اور زبان کا روزہ پیٹ کے روزے سے برتر ہے "

تعالیٰ ان یسوی بین خلقہ و ان یذیق الغنی من الجوع و الالم لیرق علی الضعیف و یرحم الجائع"<sup>۳۴</sup>

[الله تعالیٰ نے روزہ اس لئے واجب کیا ہے کہ فقیر اور غنی کے درمیان مساوات قائم ہو جائے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ غنی بھوک کا مزہ چکھ لے اور فقیر کا حق ادا کرے کیونکہ مالدار عموماً جو کچھ چاہتے ہیں انکے لئے فراہم ہوتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اسکے بندوں کے درمیان مساوات ہو اور مالداروں کو بھی بھوک اور درد و رنج کا ذائقہ

چکھائے تاکہ وہ کمزور اور بھوکے افراد پر رحم کریں۔

### ۳. روزے کے طبی اثرات:

طب کی جدید اور قدیم تحقیقات کی روشنی میں امساک [کھانے پینے سے پریبیزا] بہت سی بیماریوں کے علاج کیلئے معجزانہ اثر رکھتا ہے جو قابل انکار نہیں ہے۔ شاید ہی کوئی حکیم ہو جس نے اپنی مشروح تالیفات اور تصنیفات میں اس حقیقت کی طرف اشارہ نہ کیا ہو کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ بہت سی بیماریاں زیادہ کھانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ چونکہ اضافی مواد بدن میں جذب نہیں ہوتا لہذا مزاحم اور مجتمع چربیاں پیدا ہوتی ہیں یا اضافی شوگر کا باعث بنتا ہے۔ عضلات کا یہ اضافی مواد درحقیقت بدن میں ایک متعفن بیماری کے جراحتیں کی پرورش کیلئے گندگی کا ڈھیر بن جاتا ہے۔

ایسے میں ان بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے بہترین حل یہ ہے کہ گندگی کے ان ڈھیروں کو امساک اور روزے کے ذریعے ختم کر دیا جائے۔ روزہ ان اضافی غلاضتوں اور بدن میں جذب نہ ہونے والے مواد کو جلا دیتا ہے۔ درحقیقت روزہ بدن کو صفائی شدہ مکان بنا دیتا ہے۔ علاوه ازین روزے سے معدہ کو ایک نمایاں آرام ملتا ہے اور اس سے ہاضمے کی مشینری کی سروس ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ انسانی بدن کی حساس ترین مشینری ہے جو سارا سال کام کرتی رہتی ہے لہذا اس کیلئے ایسا آرام بہت ضروری ہے۔ یہ واضح ہے کہ احکام اسلامی کی رو سے روزے دار کو اجازت نہیں ہے کہ وہ سحری اور افطاری کی غذا میں افراط اور زیادتی سے کام لے۔ یہ اس لئے ہے تاکہ اس حفاظان صحت اور علاج سے مکمل نتیجہ حاصل کیا جا سکے ورنہ ممکن ہے کہ مطلوبہ نتائج حاصل نہ کئے جا سکیں۔

ایک روسری دانشور الکسی سوفرین لکھتا ہے: "روزہ ان بیماریوں کے علاج کیلئے خاص طور پر مفید ہے جو خون کی کمی، اننزیوں کی کمزوری، التهاب زائد [Appendicitis]، خارجی و داخلی قدیم پھوڑے، تپ دق، ٹی بی، اسکلیروز، نقرس، استسقار، جوڑوں کا درد، نوراستنی، عرق النساء، خراز، امراض چشم، شوگر، امراض جلد، امراض گردہ، امراض جگر کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ امساک اور روزے کے ذریعے علاج صرف مندرجہ بالا بیماریوں سے ہی مخصوص نہیں بلکہ وہ بیماریاں جو انسانی بدن کے اصول سے مربوط ہیں اور جسم کے خلیوں سے چمٹی ہوتی ہیں مثلاً سرطان، سفلین اور طاعون وغیرہ کیلئے بھی شفا بخش ہے۔

### حوالہ جات:

۱. تفسیر نور، جلد ۱، صفحہ 370
۲. ترجمہ و حواشی صحیفہ کاملہ، مفتی جعفر حسین، صفحہ 320
۳. قاموس کتاب مقدس، صفحہ 427
۴. تورات، سفر تشبین، فصل ۹، شمارہ 9
۵. قاموس کتاب مقدس، صفحہ 428
۶. قاموس کتاب مقدس، صفحہ 428
۷. انجیل متی، باب 4، شمارہ 1 و 2
۸. انجیل لوقا، باب 5، شمارہ 33-35

٩. قاموس كتاب مقدس، صفحه، 428
١٠. تفسير نموذج، جلد ١، صفحه، 446
١١. سورة بقرة، آيت، 183
١٢. سورة بقرة، آيت، 184
١٣. بحار، جلد ٧٦، صفحه، 257
١٤. بحار، جلد ٩٦، صفحه، 253
١٥. بحار، جلد ٩٦، صفحه، 368
١٦. بحار، جلد ٩٦، صفحه، 246
١٧. شرح نهج البلاغه ابن ابي الحديد، جلد ٢٠، صفحه، 296
١٨. روضة المتقين، جلد ٣، صفحه، 228
١٩. مواعظ العدديه، صفحه، 76
٢٠. بحار، جلد ٩٦، صفحه، 254
٢١. غرر الحكم، جلد ١، صفحه، 417
٢٢. بحار، جلد ٩٦، صفحه، 294
٢٣. بحار، جلد ٩٦، صفحه، 294
٢٤. روضة المتقين، جلد ٣، صفحه، 225
٢٥. روضة المتقين، جلد ٣، صفحه، 227
٢٦. بحار، جلد ٦٢، صفحه، 294
٢٧. فروع كاف، جلد ٤، صفحه، 87
٢٨. وسائل الشيعه، جلد ٧، صفحه، 3
٢٩. بحار، جلد ٩٦، صفحه، 254
٣٠. وسائل الشيعه، جلد ١٠، صفحه، 30
٣١. صحيفه كامله ترجمه علامه مفتى جعفر حسين، دعائے استقبال ماه رمضان،
٣٢. نهج البلاغه، كلمات قصار، نمبر، 252
٣٣. ترجمه تفسير نموذج، جلد ١، صفحه، 443
٣٤. وسائل الشيعه، جلد ٧، باب اول